روس میں اقتصادی بدحالی کے چند نئے زاویے

حال ہی میں روسی ریاست سائبریا کی برنال ماچس فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کو تنخواہ کے لفافے ملے۔ یہ لفافے موٹے اور پھولے ہوئے تھے۔ ملازمین نے جب ان لفافوں کو کھولا۔ تو ان میں سے ہر ایک کے اندر ۵ ہزار ماچس کی ڈبیاں تھیں۔ نقد تنخواہ کے بدلے یہ ان کی اجرت تھی۔ اس کے بعد دو ہفتے کے لیے انہیں جبری رخصت پر بھیج دیا گیا۔

اسی دوران الثائے کوسٹس کول کمپنی نے دو ریل گاڑیوں کو قبضے میں لے کر اس کے عملے کے افراد کو چار دنوں تک یرغمال بنائے رکھا۔ یہ کارروائی ریلوے انتظامیہ کی اس دھمکی کے جواب میں کی گئی جس میں کمپنی کو خبردار کیا گیا تھا کہ اگر اس نے ریلوے کے واجب الاداء ۲ لاکھ ڈالر ادا نہیں کیے تو ریلوے اس کے لیے اپنی خدمات روک دے گی۔

دریں اثناء پیٹرزبرگ کے ۱۵ اعلیٰ تعلیمی اداروں کی یونین کے راہنماؤں نے اداروں کی واجب الاداء ۴ ملین ڈالر کی تنخواہوں کی عدم ادائیگی پر احتجاجاً بھوک ہڑتال کی۔ خود ماسکو کے اندر لگ بھگ ۸۰۰ کان کنوں نے حکومت کی امداد سے چلنے والی فرموں کی طرف سے ۴ مہینے تک تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے خلاف احتجاج کیا۔

۴۹ سالہ نکولائی لوکنسکی نے کہا "میں کان میں ۳۱ سال سے کام کر رہا ہوں، میں نے اپنی زندگی اور اپنی توانائی اس میں صرف کی، مجھے خطرہ ہے اگر میں، یا میرے دوستوں نے کان چھوڑ دی تو یہ بند ہو جائے گی"۔ نکولائی لوکنسکی نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی۔ جس پر "کنزباس" لکھا تھا۔ "کنزباس" روس میں سب سے زیادہ کوئلہ پیدا کرنے والی جگہ کا نام ہے۔ نکولائی لوکنسکی کی پریشانی روسی معیشت کی حالت زار کا پتہ دیتی ہے۔ روس مرکزیت پسند معاشی نظام سے آزاد منڈی کی معیشت کی طرف انتقال کے عبوری دور سے گزر رہا ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں ملک واجب الاداء قرضوں، واجب الاداء تنخواہوں اور واجب الاداء ٹیکسوں کے جال میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ بعض اوقات یوں دکھائی دیتا ہے جیسے پورا روس معاشی تنگنائی میں پھنس گیا ہو۔ لاکھوں افراد کو یا تو تنخواہ دی ہی نہیں جاتی یا اگر دی جاتی ہے تو وہ بھی مہینوں صبر آزما انتظار کے بعد۔

گزشتہ موسم گرما میں بڑے بنکوں کی طرف سے (overnight credits) کی ادائیگی روک

دینے کے فیصلے سے سنگین بحران پیدا ہو گیا تھا۔ بڑی کمپنیوں نے، جن میں سے اکثر میں حکومت بھی ساجھے دار ہے، ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ٹیکسوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے فوجیوں، اساتذہ، اور مزدوروں کی تنخواہوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں حکومت شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ چنانچہ تنخواہ دار طبقہ غربت و افلاس کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔

بجلی کے صارفین بلوں کی ادائیگی نہیں کر سکتے۔ پاور پلانٹس کے پاس کوئلہ خریدنے کی سکت نہیں۔ کوئلہ کمپنیاں مزدوروں کی اشک شوئی کرنے سے قاصر ہیں۔ اور اس "چکر" نے روس کی معاشی چولیں ڈھیلی کر دی ہیں۔ کیونکہ یہ "چکر" تواتر کے ساتھ چل رہا ہے۔

ماسکو میں پولیس آفیسروں کو تنخواہ کے بدلے بنکوں سے قرضے حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی اور انہیں صاف الفاظ میں بتایا گیا کہ حکومت ان کو تنخواہیں نہیں دے سکتی۔

مشکلات اور مصائب کے اس بھنور سے نکلنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا ہے۔ لگتا ہے یہ مسائل بورس یلسن کے لیے نئی مشکلات جنم دے رہے ہیں۔ حالیہ چند ہفتوں سے سیاسی طور پر مستحکم کان کنوں کی تنظیم کی جانب سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی پر احتجاج کے لیے ملک بھر میں ہڑتالوں کا سلسلہ شروع کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ [کان کنوں نے ان دھمکیوں کو بعد میں عملی جامہ بھی پہنایا]

دسمبر میں پارلیمانی انتخابات میں کمیونسٹ اور نیشنلسٹ طاقتوں کی زبردست کامیابی اور آئندہ جون میں صدارتی معرکہ کے تناظر میں صدر یلسن ان مطالبات کے سلسلے میں انتہائی حساسیت کا شکار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ ایک موقعہ پر انہوں نے کہا:

> "یکم مارچ سے میں بذات خود اس بات کی نگرانی کروں گا کہ پورے ملک میں تنخواہیں، پنشن اور دیگر اجرتیں بروقت ادا کی جائیں"۔

انہوں نے اس سلسلہ میں معاشرتی بہبود کے ایک فنڈ کے قیام کا بھی اعلان کیا جو تنخواہوں کی ادائیگی کا اہتمام کرے گا۔ خدا خبر اس فنڈ کے لیے رقم کا بندوبست کہاں سے ہو گا؟

کریملن کے حکمرانوں نے ایک ایسے منصوبے کا بھی اعلان کیا ہے جس کی رو سے بعض آجر اپنے ملازمین کے بقایاجات کی قسطوں میں ادائیگی کریں گے۔ لیکن اس منصوبے کے کھوکھلے پن اور ناقابل عمل ہونے کا اندازہ سیفود نیا اخبار کے الیگزینڈر بیکر کے ان الفاظ سے ہوتا ہے: "بقایاجات کی ادائیگی کی تمام کوششیں "مکمل ناکامی" سے دوچار ہیں"۔ حکومت کے یہ مسائل systemic ہیں۔ روسی حکومت کی طرف سے جاری کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق کل واجب الاداء قرض کا ۴۵ فیصد تجارتی حلقوں اور حکومت نے سپلائرز کو ادا کرنا ہے۔ واجب الاداء ٹیکسوں کی صورت میں تقریباً ۲۸ فیصد وفاقی

بجٹ کو ادا کیا جاتا ہے۔ جبکہ کل قرض کا صرف ۷ء۳۶ فیصد تنخواہوں کی عدم ادائیگی کی مد میں ہے۔

متسلاف افناسئیف جو اقتصادی اصلاحات کے "ورکنگ سنٹر" سے وابستہ ہیں کہتے ہیں کہ سب سے بڑا (اقتصادی) مسئلہ وفاقی بجٹ کو ٹیکسوں کی عدم ادائیگی ہے۔ اُنھوں نے تخمینہ لگایا ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں تقریباً ۶ء۶ بلین ڈالرز کی مقروض ہے۔ سابق نائب وزیر اعظم اناطولی چوبائیس کی قیادت میں ایک کمیشن نے حکومت کی زیر ملکیت کمپنیوں سمیت کل ۶۴ ایسی کمپنیوں کی نشاندہی کی تھی جنھوں نے ٹیکس ادا نہیں کیا ہے۔ لیکن اناطولی چوبائیس کی برطرفی نے اس کاوش پر پانی پھیر دیا ہے۔ عدم ادائیگی کے موجودہ بحران کے سُوتے سوویت عہد میں رائج طریقہ کار سے پھوٹتے ہیں۔ چونکہ سوویت عہد میں تمام کاروباری اداروں کو حکومت کی طرف سے "سبسیڈیز" ملتی تھیں، اس لیے ان اداروں کی طرف سے بروقت ادائیگی کے رجحان کی حوصلہ افزائی نہ ہو سکی۔ اگرچہ روس کو آزاد معیشت کی پالیسی کی طرف گامزن ہوئے ۴ برس بیت چکے ہیں۔ تاہم ابھی تک حکومت اور دیگر کاروباری ادارے سوویت طرز معیشت کے ورثہ سے جان نہیں چھڑا سکے ہیں۔

روس میں منڈی کی معیشت متعارف کراتے ہی قیمتوں پر سرکاری کنٹرول کو یا تو کم کر دیا گیا اور یا بالکل ہی ختم کر دیا گیا۔ اس عمل کے نتیجے میں افراط زر کی شرح بڑھنا شروع ہو گئی۔ اس تناظر میں حکومت اور کاروباری اداروں نے اس امید پر ادائیگیاں روک دیں کہ افراط زر کے انتہا پر پہنچنے کے بعد واجب الاداء قرض کی قدر و قیمت انتہائی کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسے وقت میں ادائیگیاں کر دی جائیں گی۔ اگرچہ افراط زر کی شرح میں حالیہ چند مہینوں کے دوران کمی ہونا شروع ہو گئی ہے، تاہم روس میں عدم ادائیگی کا رجحان اتنا پختہ ہو گیا ہے کہ لگتا ہے کسی کو بھی واجب الاداء قرض کی ادائیگی میں اب کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔

روس کے کئی علاقوں میں اس طرح کے مناظر کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ ریلوے سٹیشن پر مزدوروں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں جو آنے والی ٹرینوں کے مسافروں کو وہ کھلونے اور دیگر سامان بیچنے کی امید لگائے کھڑے ہوتے ہیں جو انھیں تنخواوں کے بدلے میں آجروں کی طرف سے ملے ہوتے ہیں۔